جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

سارس ایک پرندہ ہے۔ اس کی چونچ اور ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سارس اور ایک لومڑی میں دوستی ہوگئی۔ ایک روز لومڑی نے سوچا کہ سارس کا مذاق اڑانا چاہیے۔ اس نے سارس سے کہا ''بھائی، کل ہمارے ہاں کھانا، کھانا۔''

سارس نے کہا ''آپ بڑے اچھے دوست ہیں۔ میں ضرور آؤں گا۔''

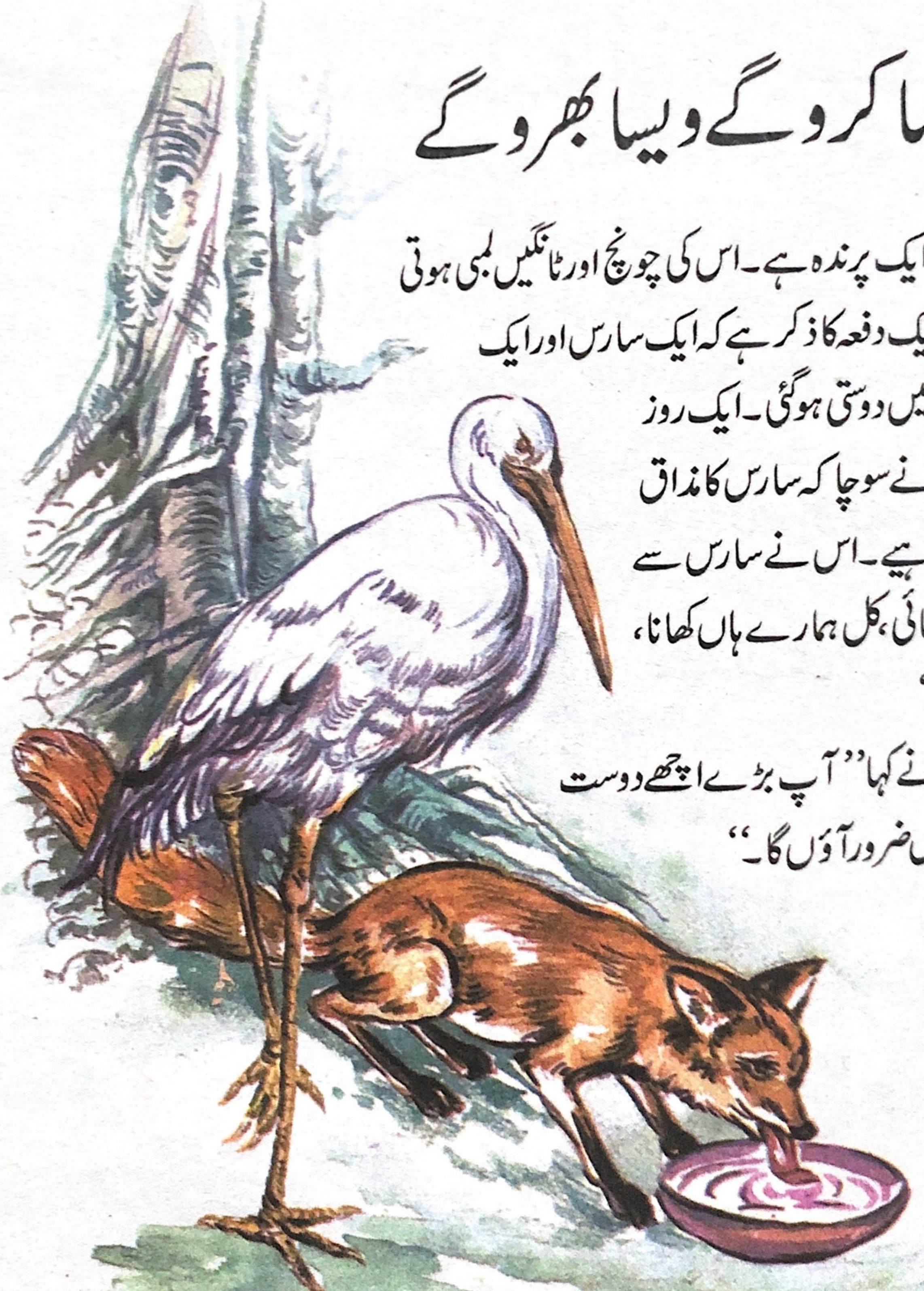

جب سارس لومڑی کے ہاں گیا تو دیکھا کہ اس نے چوڑی چوڑی پلیٹوں میں شوربا ڈال رکھا ہے۔

لومڑی کے لئے تو ان پلیٹوں میں سے شوربا کھانا کچھ بڑی بات نہ تھی۔ وہ لگی چاٹنے۔ مگر بچارا سارس کیا کرتا۔ وہ لومڑی کی دیکھا دیکھی شوربے میں ٹھونگیں مارنے لگا مگر خاک بھی پلے نہ پڑا۔

نتیجہ یہ ہوا کہ لومڑی تو ساری پلیٹیں چٹ کر گئی، اور سارس بھوکا ہی رہا۔

جب کھانا ختم ہو گیا تو لومڑی نے کہا۔ ''کیوں بھائی سارس، تم نے پیٹ بھر کے بھی کھایا یا تکلف ہی میں رہے؟ شوربا اچھا تھا نا؟''

سارس نے جواب دیا۔ ''آپ نے مجھے کھانا کھلایا بڑی مہربانی کی۔ آپ کے گن گاؤں گا۔ اب کل میرے ہاں کھانا کھایئے گا۔''

اگلے دن لومڑی سارس کے گھر کھانا کھانے گئی۔ دل میں کہتی تھی کہ کھانا مزے دار ہو گا۔ خوب کھاؤں گی۔

سارس نے بھی کھانے کے لئے شوربا ہی تیار کیا تھا لیکن اسے تنگ منہ کے برتنوں میں ڈال رکھا تھا۔ جب دونوں دوست کھانے لگے تو سارس نے برتن میں اپنی لمبی چونچ ڈال کر شوربا پینا شروع کر دیا۔ لومڑی اپنا منہ برتن میں ڈال ہی نہ سکتی تھی۔ وہ برتن کی طرف گردن اٹھا کر دیکھتی اور اپنا سا منہ لے کر رہ جاتی۔

بزرگوں نے سچ کہا ہے، ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔''